فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

پس یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایک دم اُن پر آنازل ہو سو اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں

عَلَامَاتِ قِیَامَت

جس کو

عمدۃ المفسرین سند المحدثین حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا (جو قیامت نامہ کے نام سے مشہور ہی)

اور جس کا

مولوی نور محمد (مولوی فاضل) نے زمانہ کی ضرورتوں پر لحاظ کر کے اپنے مُلکی بھائیوں کے لیے بے کم وکاست اُردو زبان میں بامحاورہ ترجمہ کیا اور در حقیقت اس سے بڑھ کر نہایت صحیح ومستند آثار قیامت کسی رسالہ میں یکجائی مل بھی نہیں سکتے۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۳ء

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع ہوا

قیمت ۲ ر

چند جدید کتابوں کی فہرست جو صرف ہمارے یہان سے فی روپیہ تین پیسہ کمیشن کی رعایت سے ملسکتی ہین اور فرمایش آنے پر نہایت احتیاط کے ساتھ بذریعہ ویلو تعمیل کیجاتی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

تفسیر قادری اُردو ترجمہ تفسیر حسینی در دو جلد قیمت للعہ

تفسیر موضح القرآن۔ اُردو کامل از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی قیمت تین روپیہ۔ سے

تفسیر سورۂ یوسف اُردو قیمت ۸ر

سوانحعمری حضرت علی رضی اللہ عنہ اُردو قیمت سے ر

الفاروق۔ اُردو مصنفہ شمس العلما مولوی شبلی نعمانی اسمین حضرت عمرؓ کے تمام فتوحات و ایجادات بالتفصیل و التحقیق مذکور ہین قیمت

سیرت محمدیہ اردو۔ اسمین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات مذکور ہین ایک دیباچہ چار مقدمون اور ستتر بابون مین منقسم ہے قیمت

تذکرۃ اولیا اُردو قیمت عہ ر

حیات صلاح الدین فاتح بیت المقدس اُردو قیمت عہ ر

الصدیق اُردو معہ نقشجات اسمین حضرت ابو بکرؓ کے تمام حالات و فتوحات بالتفصیل مذکور ہین۔ قیمت ایک روپیہ

طلب صادق اُردو خدا کے وجود کے دلائل عقلی عقل انسانی کی کوتاہی۔ عالم کے حدوث و قدم خدا کے متعدد ہونیکا بطلان۔ اوسکی رضا و غیر رضا کا معلوم کرنا اسباب کا عدم احتیاج۔ ارکان رسالت تحقیق مذاہب ہنود وغیرہ کے پیشوا پیغمبر تھے یا نہین انکے اقوال و افعال اس کتاب مین مضامین مذکورہ کے متعلق فلسفہ و سائینس کی اصول مباحث کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ دہریت کی بیخکنی کردیگئی ہے قیمت ۱۶ر

ترجمہ اردو تاریخ طبری ابتدا عالم سے خلفائے عباسیہ تک تمام بادشاہان و اقوام دنیا کی تباہی و عروج و تنزل کا مذکور ہین قیمت عہ ر

مجموعہ واقدی اُردو۔ اس کے چار حصے ہین مغازی رسول۔ فتوح الشام۔ فتوح المصر و فتوح العجم یعنی حضور صلعم کے عہد مسعود سے لیکر خلفاء راشدینؓ کے زمانہ سعادت کے اختتام تک کل فتوحات و واقعات اسمین مذکور ہین بڑی ضخیم کتاب ہے قیمت ؎ ر

تحفۃ الہند اُردو جسمین ہندو مذہب کی تردید عقلاً و نقلاً نہایت زبردست دلائل سے کیگئی ہے قیمت ۸ر

فتاوی شاہ عبد العزیز اُردو کامل در دو جلد قیمت عہ

رکن الدین اُردو۔ اسمین فقہ کے مسائل سوال و جواب کے طرز پر درج ہین قیمت ۸ر

ترمذی شریف مترجم اُردو کامل قیمت ؎ ر

اصلاح رسوم اُردو۔ از مولوی اشرف علی صاحب اسمین رسوم بد و نیاک کی مکمل تشریح ہے۔ قیمت ۳ر

میراث المسلمین اُردو جو میراث و فرائض کے متعلق نہایت بکار آمد ہے قیمت ۱۲ر

تجہیز و تکفین کے مسائل اُردو قیمت ۳ر

فتاوی اشرفیہ از مولوی اشرف علی صاحب قیمت ۲ر

عقد شریا۔ دہلی کے خاص شریف خاندان کی مستورات کی زبان و قصے و سچی داستان۔ فصاحت کی کان۔ حکیمانہ اقوال خط پاکیزہ قیمت ۱۰ر

تذکرہ اولیاے ہند قیمت ۱۲ر

امداد اللہ العظیم اُردو۔ اس مین حضور صلعم کے حالات عالم ارواح سے لیکر پیدائش و رسالت و وفات تک مذکور ہین قیمت ۱ر

فردوس آسیہ۔ از مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلوی واعظون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ایک روپیہ عہ ر

تاریخ سلطنت عثمانیہ۔ اسمین سلطان عثمان بانی سلطنت عثمانیہ سے لیکر ۳۵ تاجدارون کے واقعات معہ تصاویر وضاحت کے ساتھ مذکور ہین جسکے دیکھنے سے عثمانیہ سلطنت کی گذشتہ چھ سو سالہ عظمت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے قیمت ۱۴ر

سوانحعمری کلان۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ قیمت ۵ر

عجائب القصص اُردو کلان اسمین حالات انبیا و اولیا از آدم تا خاتم الانبیا صلعم ہین۔ قیمت عہ ر

منفذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ شیخ عبد الحق محدث

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳	قیامت کی پہلی علامت
″	تقسیم علامات
۴	بادشاہ روم کی عیسائیوں سے لڑائی۔
″	عیسائیوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ۔
″	بادشاہ روم کی شہادت۔
″	ملک شام پر عیسائیوں کا قبضہ۔
۵	امام مہدیؑ کا ظہور۔
″	خراساں سے آپ کی فوجی مدد۔
۶	امام مہدیؑ کی فوجی تیاریاں۔
″	عیسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع۔
۷	امام مہدیؑ کی فتح۔
″	عیسائی افواج کی تباہی۔
″	دجّال کا خروج۔
۸	دجّال کی شرارت۔
۹	دجّال سے مناظرہ۔
۱۰	نزول عیسےٰ علیہ السلام وقتل دجّال۔
۱۱	امام مہدیؑ وحضرت عیسیٰؑ کا دورہ۔
۱۲	امام مہدیؑ کی وفات۔ یاجوج وماجوج کا خروج
۱۳	ذکر سکندر ذوالقرنین۔ قوم یاجوج وماجوج کی ہلاکت۔
۱۴	عیسیٰؑ کی وفات۔ حضرت جہجاہ کی خلافت۔
″	مشرق ومغرب میں خسف۔
۱۵	آفتاب کا مغرب سے طلوع۔ دابۃ الارض کا ظہور۔
۱۶	جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا اور آگ کا نمودار ہونا

صفحہ	مضمون
۱۷	نفخ صور۔
″	ابلیس کی ہلاکت۔
۱۸	ارواح کا اجسام میں داخلہ۔
۱۹	اہوال مقام حشر وگرمی آفتاب۔
۲۰	انبیا علیہم السلام کا عذر۔
۲۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر میں۔
۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں۔
۲۵	تجلّیات الٰہی کا نزول۔
۲۶	خداوند کا اپنے بندوں سے ارشاد۔
″	دوزخ وجنت کے حاضر کرنے کا حکم۔
۲۷	قیامت کے دن اعمال۔
۲۸	کفار کا اپنے اعضا پر طعنہ۔
۲۹	حضرت نوحؑ سے طلب شہادت۔
۳۰	حضرت آدمؑ وتقسیم اہل جنت ودوزخ۔
۳۱	ابلیس کا اہل جہنّم سے خطاب۔
۳۲	اہل جہنم کے اجسام اور اُنکی غذائیں۔
۳۳	حشر کے دن اہل ایمان کی حالت۔
۳۵	اعمال کا حساب۔
۳۸	منافقین وبد دین لوگوں کی بدحالی۔
۴۱	اہل دوزخ واہل جنت کی باہم گفتگو۔
۴۲	موت کی ہلاکت۔ جنت کے نعیم ولذات۔
۴۵	جنتوں کے نام۔
۴۶	اہل جنت کے قد وقامت۔
۴۷،۴۸	دیدار الٰہی۔

پتہ ملنے کا۔ نور محمد مکان آغا حسن جوہری کٹڑہ بڑیاں دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علے عبادہ الذین اصطفیٰ

زمانے کا انقلاب اور اسکی الٹ پھیر بھی قابل دید ہے ایک وہ زمانہ تھا جسمین ہم مسلمانون کا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تھا کیونکہ ہمارا قران عربی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات اور ارشادات سب عربی زبان مین تھے پھر جب لوگ عرب سے نکل کر مختلف بلاد اور مختلف مقامات مین منتشر ہوگئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانین استعمال کرنے لگے مگر سب زبانون مین عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہین ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابین فارسی زبان کے سانچون مین ڈھل ڈھل کر شایع ہونے لگین اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی مین جمع ہوگیا اب وہ زمانہ آیا جسمین اردو نے ترقی کی لہذا بضرورت زمانہ مذہبی کتابین عربی اور فارسی سے اردو کے قالب مین ڈھلنے لگین دہلی کے نامور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب نے رفاہ عام کے لیے بہت سی کتابین فارسی مین تصنیف فرمائین جو اردو مین ترجمہ ہو کر شایع ہو چکین انکی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ واحادیث پر ہے میری نظر سے گذرا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اردو ترجمہ نہین ہوا پس مین نے تیمناً اور افادۃً للعوام اس کا اردو مین ترجمہ کردیا خدای تعالے مقبول فرمائے۔ العبد نور محمد وفقہ اللہ التزود لغدہٖ ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ہجری ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی ظاہری باطنی بیشمار نعمتون سے سرفراز فرمایا کہ جنمین سب سے افضل حضور سرور کائنات محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت ہے تاکہ آپ ہمکو قیامت اور اس کے احوال مثلاً حشر حساب جنت دوزخ وغیرہ سے آگاہ کرین پس آنحضرت صلعم نے ہم کو وہانکی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامات صغریٰ وکبریٰ کے ذریعے سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرما کر ہمپر روشن کردیا یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے اولوالعزم وذی علم امرا کی مجلس مین قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل مین حاضر تھا بیان کر رہا تھا ان لوگون نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلم بند کردیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا پس حسب فرمائش مین نے اسکے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے مین تاکید کی لہذا تحریر ہوتا ہے۔

قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سراپا مسعود و وفات ہے۔ کیونکہ آپکے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہے دنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپکی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف ہوا آپ پر جہاد کے حکم کی تکمیل[۱] ہوئی تاکہ زمین کو مفسدین سے پاک کر دین۔ یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں اول **علامات صغریٰ** جو آپکی وفات سے حضرت امام مہدی کے ظہور تک وجود میں آئینگی۔ **دوم علامات کبریٰ** جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہینگی اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔ قیامت کی علامات صغریٰ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت[۲] ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین ملک کے لگان و محصول کو اپنی ذاتی دولت بنالیں (یعنی اس کو مصرف شرعی میں خرچ نکریں) زکوۃ بطور تاوان وصول کریں۔ لوگ امانت کو مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال و طیب سمجھیں شوہر اپنی بیوی کی بیجا اطاعت کرے! اولاد والدین کی نافرمانی اور بدلوگوں سے دوستی کرے علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جاوے ہر قبیلہ و قوم میں ایسے لوگ سردار بنجاویں جو انمیں سب سے زیادہ کمینہ، بد خلق لالچی ہوں۔ انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو اُنکے لائق نہ ہوں۔ خوف ضرر کیوجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کی جائے جو خلاف شرع ہوں۔ شراب خواری کھلم کھلا ہونے لگے۔ آلات لہو و لعب اور ناچ گانے کا رواج ہو جائے۔ زناکاری کی کثرت ہو امت کے پچھلے لوگ اگلوں[۳] پر لعنت و طعنہ زنی کرنے لگیں تو فتنوں جھکڑوں کی نہایت سخت سُرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنے کا انتظار کرو جیسے زمین کا دہنسنا۔ آسمان سے پتھروں کا برسنا۔ صورتوں کا بدلجانا۔ اسکے سوا اور علامات بھی اسطرح پے درپے ظہور پذیر ہونے لگینگی۔

---

[۱] اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اسکی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانہ میں ہوئی۔ مترجم

[۲] یہ حدیث ترمذی صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے [۳] افسوس آجکل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی۔ دنیا پرست بناوٹی اور مجموعہ اخلاق قبیحہ کیوں نہوں۔ مگر دنیاوی مفاد۔ وعزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرون اولے کے مقبول و صادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈالکر تبثوا بالتی دا تمک فتکون من اصحاب النار کا مصداق بنتے ہیں اور الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا میں مل جاتے ہیں۔ مترجم۔

علامات قیامت صغریٰ کی تفصیل

بادشاہ روم کی شہادت۔ عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ

جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹکر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہین۔

دیگر احادیث مین آیا ہے کہ قیامت کی علامتون مین سے لونڈیونکی اولاد کی کثرت بے علم و بے ادب نو دولت لوگونکی حکومت۔ اعلام بازی چتپی بازی۔ مساجد مین کھیل کود۔ ملاقات کے وقت بجائے سلام کے گالی گلوچ بکنا علوم (شرعیہ) کا کم ہونا۔ جھوٹ کو ہنر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت کا اُٹھنا۔ فاسقوں کا علم سیکھنا شرم و حیا کا جاتا رہنا مسلمانون پر کفار و نکا چارون طرف سے ہجوم کرنا ظلم کا اس قدر بڑھجانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو۔ باطل مذاہب جھوٹی حدیثون اور بدعتون کا فروغ پانا ہے۔ جب یہ تمام آثار و علامات نمایان ہوجائین تو عیسائی بہت سے ملکونپر غلبہ کر کے قبضہ کر لینگے پھر ایک مدت کے بعد عرب اور شام کے ملک مین ابو سفیان کی اولاد مین سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کریگا اور اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف مین جاری ہوجاے گا۔ اسی اثنا مین بادشاہ روم کے عیسائیونکے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنیوالا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیگا۔ بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام مین آجائیگا۔ اور عیسائیونکے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتحمند ہوگی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں ایک شخص بول اُٹھیگا کہ صلیب غالب ہوئی اور اُسکی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھادی۔ یہ سنکر اسلامی لشکر مین سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کریگا اور کہیگا کہ نہین دین اسلام غالب ہوا اور اوسکی برکت سے فتح نصیب ہوئی) یہ دونون اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکارینگے۔ کہ جسکی وجہ سے فوج مین خانہ جنگی شروع ہوجائیگی بادشاہ اسلام شہید ہوجائیگا۔ عیسائی ملک شام پر بھی قبضہ کر لینگے۔ اور آپس مین ان دونون عیسائی قومونکی صلح ہوجائیگی

---

۵۱ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جسمیں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لیے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کیلئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس وقت ہماری تعداد قلیل ہوگی۔ فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہوگے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رَو کے سامنے خس و خاشاک اور تمہارا رعب و داب دشمنونکے دل سے اُٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائیگی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھوگے اور موت سے خوف کروگے۔ اس حدیث کو ابوداؤد امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانونکو دینی و دنیوی و اخلاقی امور میں قرون گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بہ قدم چلکر خدا و رسول کے احکام کے نہایت ہی خلوصیت کے ساتھ پابند ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہو جوان احادیث کے مصداق ہونگے۔ مترجم ۵۲ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے۔

بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئینگے ۔عیسائیونکی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائیگی اُس وقت مسلمان اس تجسس مین ہونگے کہ حضرت امام مہدیؑ کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہون ۔اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائین حضرت امام مہدی اسوقت مدینہ منورہ مین تشریف فرما ہونگے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دین مکہ معظمہ چلے جائینگے اس زمانہ کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپکی تلاش کرینگے۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کرینگے اور اسی اثنا مین کہ مہدی رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے آدمیونکی ایک جماعت آپکو پہچان لیگی اور جبراً و کرہاً آپ سے بیعت کریگی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان مین چاند و سورج کو گرہن لگ چکیگا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئیگی هٰذَا خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سُن لینگے۔

حضرت امام مہدی سید اور اولاد فاطمہ زہرا مین سے ہین آپ کا قد و قامت قدرے لانبا ۔بدن چست ۔رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہوگا ۔نیز آپکے اخلاق پیغمبر خدا صلعم سے پوری مشابہت رکھتے ہونگے آپکا اسم شریف محمدؐ والد کا اسم مبارک عبداللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان مین قدرے لکنت ہوگی جسکی وجہ سے تنگ دل ہوکر کبھی کبھی ران پیر ہاتھ مارتے ہونگے۔ آپکا علم لدنی (خداداد) ہوگا بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی ۔خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجین آپکے پاس مکہ معظمہ چلی آئینگی ۔شام عراق اور یمن کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپکی صحبت مین اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپکی افواج مین داخل ہو جائینگے۔ اور اُس خزانہ کو جو کعبہ مین مدفون ہے جسکو تاج الکعبہ کہتے ہین نکالکر مسلمانون پر تقسیم فرمائینگے ۔جب یہ خبر اسلامی دُنیا مین منتشر ہوگی تو خراسان[۳] سے ایک شخص کہ جسکے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپکی مدد کیلئے روانہ ہوگا جو رستہ ہی مین بہت سے عیسائیون اور بددینون کا صفایا کر دے گا۔

[۱] ابوداؤد یہ حدیث صحیح ہی [۲] یہ حدیث روایت ابوداؤد مشکوۃ صفحہ ۴۷۱ مطبوعہ نظامی مین موجود ہی اور صحیح ہی [۳] ابوداؤد.....

امام مہدی کی فوج کی تیاریاں اور عیسائی افواج کا اجتماع

وہ سفیانی (کہ جس کا ذکر ابھی اوپر گذر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جسکی ننہیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کیواسطے فوج بھیجیگا جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن مین مقیم ہوگی تو اُسی جگہ اس فوج کے نیک و بد عقیدے والے سب کے سب دھنس جائینگے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اسکے عقیدی و عمل کے موافق ہوگا مگر انمین سے صرف دو آدمی بچ جائینگے ایک حضرت مہدی کو اس واقعہ سے مطلع کریگا اور دوسرا سفیانی کو افواج عرب کے اجتماع کا حال سنکر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجونکو جمع کرنے مین کوشش کرینگے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لیکر امام علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے (شام[1] مین) مجتمع ہوجائینگے اُن کی فوج کے اس وقت ستر[2] جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار (۸۴۰۰۰۰) سپاہ ہوگی حضرت امام مہدی مکہ معظمہ سے کوچ فرماکر مدینہ منورہ پہونچینگے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہوکر شام[3] کی جانب روانہ ہوجائیں گے دمشق کے قرب و جوار مین عیسائیونکی فوج سے آمنا سامنا ہوگا اُس وقت حضرت مہدی کی فوج کے تین گروہ ہوجائیں گے ایک گروہ نصارے[4] کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوند کریم اونکی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا باقی ماندہ فوج مین سے کچھہ تو شہید ہوکر بدر و احد کے شہدا کے مراتب کو پہونچینگے اور کچھہ بتوفیق ایزدی فتحیاب ہوکر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالینگے حضرت مہدی[5] پھر دوسرے روز نصارے کے مقابلے کے لئے نکلینگے اُس روز مسلمانونکی ایک بڑی جمعیت عہد کریگی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹینگے۔ پس یہ کل کے کل شہید ہوجائینگے حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھہ لشکرگاہ مین معاودت فرمائینگے دوسرے دن پھر ایک جمعیت کثیر عہد کریگی۔

کہ موت یا فتح۔ پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کارزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کرینگے شام کے وقت حضرت مہدی تھوڑی سی جمعیت کے ساتھہ مراجعت فرمائینگے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی

[1] مسلم صفحہ ۳۹۳ انصاری۔ [2] صحیح بخاری [3] صحیح مسلم [4] مسلم صفحہ ۳۹۱ انصاری [5] مسلم صفحہ ۳۹۲ انصاری۔

جماعت قسم کھاکر پھر شہید ہو جائیگی۔ حضرت امام مہدی جماعت قلیل کے ساتھہ اپنی قیامگاہ میں واپس تشریف لے آئینگے چوتھے روز حضرت مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لیکر جو مقدار میں بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہونگے۔ اُس دن خداوند کریم اُنکو **فتح مبین** عطا فرمائیگا۔ عیسائی اس قدر قتل و غارت ہونگے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو جاتی رہیگی اور بے سر و سامان ہوکر نہایت رسوائی کے ساتھہ بھاگینگے مسلمان ان کا تعاقب کرکے بہتوں کو جہنم رسید کر دینگے اس کے بعد حضرت مہدی بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں و جانبازوں پر تقسیم فرمائینگے مگر اس مال[1] سے کسی کو خوشی حاصل نہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبائل ایسے ہونگے کہ جنمیں فیصدی ایک آدمی بچا ہوگا بعد ازاں حضرت امام مہدی بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہونگے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دینگے اور ان مہمات سے فارغ ہوکر فتح **قسطنطنیہ** کیلئے کوچ فرمائینگے۔ بحیرۂ روم کے ساحل پر پہنچکر قبیلہ بنو اسحاق[2] کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کرکے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آجکل استنبول کہتے ہیں معین فرمائینگے۔ جب یہ فصیل شہر کے نزدیک پہونچکر نعرہ اللہ اکبر بلند کرینگے تو اوسکی فصیل نام خدا کی برکت سے منہدم ہو جائیگی۔ مسلمان ایلغار کرکے شہر مین داخل ہو جائینگے سرکشوں کو قتل کرکے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھہ کرینگے ابتدای بیعت سے اس وقت تک چھہ سات کا عرصہ گذریگا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی مین مصروف ہونگے کہ افواہ[3] اڑیگی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہی اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف مراجعت فرمائینگے۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جنکی حق مین حضور سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہی کہ مین انکے ماں باپوں و قبائل کے نام اور انکی گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہونگے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہوکر معلوم کرلینگے کہ یہ افواہ غلط ہی پس امام مہدی عجلت و شتابی کو چھوڑ کر ملک کی خبرگیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائینگے اسمین کچھہ عرصہ نگذریگا کہ **دجال ظاہر ہو جائیگا**۔ دجال قوم یہود مین سے ہوگا عوام مین اس کا لقب مسیح[4] ہوگا۔

[1] مسلم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ انصاری [2] صحیح مسلم صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ انصاری [3] صحیح مسلم ۳۹۶ مطبوعہ انصاری
[4] صحیح بخاری صفحہ ۲۵۲ مجتبائی و مسلم شریف۔

دجال کی شرارت

داہنی آنکھہ میں پھلی ہوگی۔ گھونگردار بال ہونگے سواری میں ایک بہت بڑا گدہا ہوگا۔ اولاً اوس کا ظہور ملک
عراق و شام کے درمیان ہوگا جہان **نبوت و رسالت کا دعوی** کرتا ہوگا پھر وہان سے اصفہان
چلا جائیگا یہان اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہونگے۔ یہین سے خدائی کا دعویٰ کر کے چارونطرف فساد برپا
کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں سے اپنے تئین خدا کہوائیگا۔
لوگونکی آزمائش کیلئے خداوند کریم اس سے بڑے خرق عادات ظاہر کرائیگا۔ اسکی پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا
ہوگا جسکی شناخت صرف اہل ایمان کرسکینگے۔ اس کے ساتھہ ایک آگ ہوگی جس کو دوزخ سے تعبیر کریگا اور ایک
باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا۔ مخالفین کو آگ مین موافقین کو جنت مین ڈالیگا مگر وہ آگ درحقیقت
باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہوگا نیز اس کے پاس اشیاء خوردنی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ
ہوگا جس کو چاہیگا دیگا۔ جب کوئی فرقہ اوسکی الوہیت کو تسلیم کریگا تو اوس کے لئے اس کے حکم سے بارش
برسیگی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پہلدار مویشی موٹے تازے اور شیردار ہوجائینگے جو فرقہ اُسکی مخالفت کریگا
تو اوس سے اشیائے مذکورہ بند کردیگا اور اسی قسم کی بہت سی ایذائین مسلمانونکو پہونچائے گا مگر خدا کے
فضل سے مسلمانونکو تسبیح و تہلیل کھانے پینے کا کام دیگی اس کے خروج سے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا
ہوگا تیسرے سال دوران قحط ہی مین اوس کا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون خزانے اسکے حکم سے
اوس کے ہمراہ ہوجائینگے۔ بعض آدمیون سے کہیگا کہ مین تمہارے مردہ مان باپونکو زندہ کرتا ہون تا
کہ تم اس قدرت کو دیکھکر میری خدائی کا یقین کرلو بس شیاطین کو حکم دیگا کہ زمین مین سے انکے مان باپونکی
شکل ہوکر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرینگے اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گذر ہوگا یہان تک کہ
جب وہ سرحد یمن مین پہونچے اور بددین لوگ بکثرت اس کے ساتھہ ہوجائین تو وہانسے لوٹ کر

[1] صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ مجتبائی و مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [2] بیہقی [3] صحیح مسلم [4] صحیح مسلم [5] صحیح مسلم [6] بخاری صفحہ ۱۰۵۶ مجتبائی مسلم صفحہ ۴۰۰ انصاری [7] صحیح مسلم و بخاری [8] صحیح بخاری و مسلم شریف [9] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [10] امام احمد ابوداؤد طیالسی اور یہ حدیث صحیح ہے [11] امام احمد ابوداؤد طیالسی۔
[12] صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ مطبوعۂ انصاری۔

مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہوجائیگا مگر بسبب محافظت فرشتون کے مکہ معظمہ مین داخل نہوسکیگا۔
پس وہان سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اُس وقت مدینہ کے سات[1] دروازے
ہونگے۔ ہر دروازے کی محافظت کے لئے خداوند کریم دو[2] دو فرشتہ تعین فرمائیگا جن کے
ڈر سے دجال کی فوج داخل شہر نہوسکیگی۔ نیز **مدینہ منورہ** مین تین مرتبہ زلزلہ آئیگا جسکی وجہ
سے بدعقیدے و منافق لوگ خایف ہوکر شہر سے نکلکر دجال کے پھندے مین گرفتار ہوجائینگے اُس
وقت مدینہ منورہ مین ایک[3] بزرگ ہونگے جو دجال سے **مناظرہ** کرنے کے لئے نکلین گے دجال کی
فوج کے قریب پہونچکر اُن سے پوچھینگے کہ دجال کہان ہی وہ اونکی گفتگو کو خلاف ادب سمجھکر قتل کرنیکا
قصد کرینگے مگر بعض انمین کے قتل سے مانع ہونگے اور کہینگے کیا تم کو معلوم نہین کہ ہمارے
اور تمہارے خدا (دجال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نکرنا۔ پس وہ دجال کے
سامنے جاکر بیان کرینگے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپکی خدمت مین حاضر ہونا چاہتا ہے
دجال اونکو اپنے پاس بلائیگا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھینگے تو فرمائینگے مین نے
تجھے پہچان لیا۔ تو وہی دجال ملعون ہی جسکی خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور تیری گمراہی
کی حقیقت بیان فرمائی تھی دجال غصہ مین آکر کہے گا کہ اس کو آرہ سے چیر دو۔ پس وہ آپ کے
دو ٹکڑے کرکے داہین بائین جانب ڈال دینگے پھر دجال خود ان دونون ٹکرونکے درمیان سے
نکل کر لوگون سے کہیگا اگر اب مین اس مردہ کو زندہ کردون تو تم میری خدائی پر پورا یقین کروگے
وہ کہین گے کہ ہم تو پہلے ہی آپکی الوہیت کا یقین کرچکے ہین اور کسی قسم کا شک و شبہہ دل مین
نہین رکھتے ہان اگر ایسا ہوجائے تو ہم کو مزید اطمینان ہوجائیگا۔ پس وہ اُن دونون ٹکرونکو جمع کر کے
زندہ ہونے کا حکم دے گا چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت و ارادے سے زندہ ہوکر کہیگا
کہ اب تو مجکو پورا یقین ہوگیا تو وہی مردود دجال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلعم نے دی تھی
دجال جھنجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دیگا کہ اس کو ذبح کردو پس وہ آپکے حلق پر چھری پھیرینگے مگر اس سے

[1] صحیح مسلم و بخاری [2] بخاری صفحہ ۲۵۳ مجتبائی [3] یہ حدیث آخر تک مسلم شریف صفحہ ۴۰۴ انصاری مین آئی ہے۔

ذکر نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپکو کوئی ضرر نہ پہونچیگا دجال شرمندہ ہوکر ان بزرگ کو اپنی دوزخ مین جس کا ذکر اوپر گذر چکا ڈال دیگا۔ مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپکے حق مین برد و سلام ہو جائیگی اس کے بعد دجال کسی مردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائیگا اور یہان سے ملک شام کی جانب روانہ ہو جائیگا قبل اس کے کہ **دمشق پہونچے** حضرت امام مہدی دمشق آچکے ہونگے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہونگے۔ اور اسباب حرب و ضرب تقسیم کرتے ہونگے کہ مؤذن عصر کی اذان دے گا لوگ نماز کی تیاری ہی مین ہونگے کہ حضرت عیسےٰ[۱] دو فرشتون کے کاندھون پر تکیہ کئے **آسمان سے دمشق** کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر آواز دینگے کہ سلم یعنی سیڑھی لے آو پس سیڑھی حاضر کر دیجائیگی آپ اسکے ذریعہ سے فرو کش ہوکر **امام مہدی سے ملاقات** فرمائینگے امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی کے ساتھہ آپسے پیش آئینگے۔ اور فرمائینگے یا نبی اللہ امامت کیجئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام ارشاد فرمائینگے کہ امامت تمھین کرو کیونکہ تمھارے بعض بعض کیلئے امام ہین اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائینگے حضرت عیسےٰ[۲] اقتدا کرینگے۔ نماز سے فارغ ہوکر امام مہدی پھر حضرت عیسےٰ سے کہینگے یا نبی اللہ اب **لشکر کا انتظام** آپکے سپرد ہے جس طرح چاہین انجام دین۔ وہ فرمائینگے نہین یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت مین رہیگا مین تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہون جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھہ سے مقدر ہے۔ رات امن و امان کے ساتھہ بسر کر کے صبح کو امام مہدی فوج ظفر موج لیکر میدان کارزار مین تشریف لائینگے حضرت عیسےٰ فرمائینگے کہ میرے لئے گھوڑہ و نیزہ لاؤ تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کردون

ذکر قتل دجال

پس حضرت عیسےٰ دجال پر اور اسلامی فوج اس کے لشکر پر حملہ آور ہوگی۔ نہایت خوفناک و گھمسانکی لڑائی شروع ہو جائیگی اس وقت دم[۳] عیسوی کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہان تک آپکی نظر کی رسائی ہوگی وہین تک یہ بھی پہونچیگا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہونچیگا تو وہ وہین نیست و نابود ہو جائیگا اگر **دجال آپکے مقابلہ** سے بھاگے گا آپ اوس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لُدّ[۴] مین جا لینگے

[۱] سلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [۲] صحیح مسلم [۳] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری۔ [۴] لمعات شرح مشکوۃ مین لکھا ہے کہ لُدّ بضم لام و تشدید دال ملک شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ بیت المقدس کے قریب ایک گانون ہے۔

اور نیزے سے اوس کا کام تمام کرکے لوگونپر **اوس کی ہلاکت** کا اظہار کرینگے کہتے ہین کہ اگر عیسےٰ اوس کے قتل مین عجلت نہ کریگے تو بھی وہ آپکے سانس سے اس طرح پگھلجاتا جیسے پانی مین نمک۔ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل وغارت کرنے مین مشغول ہوجائیگی۔ یہودیونکو جو اوس کے لشکر مین ہونگے کوئی چیز پناہ ندیگی یہان تک کہ اگر بوقت شب کسی پتھر یا درخت کی آڑ مین انمین سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھہ اس یہودی کو پکڑ۔ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد انکو پناہ دیکر اخفاے حال کریگا زمین پر دجال کے شر وفساد کا زمانہ چالیس روز تک ہیگا جن مین سے ایک دن ایک سال کے۔ ایک ایک مہینے کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقی ماندہ ایام معمولی دنون کے برابر ہونگے۔ بعض روایتونمین ہے کہ دنونکی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اوسکی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا۔ اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اوس مین ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیئے یا سال بھر کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ وتخمینہ کرکے ایک سالکی ہی نماز ادا کرنی چاہیئے" شیخ محی الدین ابن عربی جو ارباب کشف وشہود کے محققین مین سے ہین کہتے ہین کہ اُس دن کی تصویر دلمین یون آتی ہی کہ آسمانپر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام مین ہوا کرتی ہی تاریکی محض سے مبدل نہوگی اور آفتاب بھی نمایان نہوگا پس لوگ بموجب شرع اندازہ وتخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب"۔ دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر **حضرت امام مہدی وحضرت عیسے** ان شہرونمین کہ جن کو دجال نے تاخت وتاراج کردیا ہوگا دورہ فرماینگے دجال سے تکلیف اُٹھائے ہوئے لوگونکو خدا کے یہان اجر عظیم ملنے کی خوش خبری دیکر دلاسا وتسلی دینگے اور اپنی عنایات ونوازشات عامہ سے اُنکے دُنیاوی نقصانات کی تلافی کرینگے۔ حضرت عیسےٰ قتل خنزیر شکست صلیب۔ اور کفار سے جزیہ نہ قبول کرینگے

ا ے صحیح مسلم ابن ماجہ ۲ے صحیح مسلم و ترمذی و بخاری ۳ے ترمذی صفحہ ۳۲۵۔ اصح المطابع و صحیح مسلم ۴ے مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری۔
۵ے ترمذی صفحہ ۳۲۴۔ اصح المطابع و صحیح مسلم۔

امام مہدی کی وفات — **ذکر یاجوج ماجوج**

کے احکام صادر فرماکر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے۔ خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام مین نرہیگا۔ تمام زمین حضرت امام مہدی کے عدل و انصاف کے چمکارون سے منور و روشن ہو جاۓگی ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی مین سرگرم و مشغول ہونگے آپکی خلافت کی میعاد سات۔ آٹھہ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال فارغ البالی مین آٹھوان سال دجال کے ساتھہ جنگ و جدل مین اور نوان سال حضرت عیسیٰ کی معیت مین گذریگا۔ اس حساب سے آپکی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعد ازان حضرت امام مہدی کا وصال ہو جاۓگا حضرت عیسیٰ آپکی جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائینگے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھہ مین آجائینگے۔ تمام مخلوق نہایت امن و امان کے ساتھہ زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوگی کہ مین اپنے بندون مین سے ایسے طاقتور بندونکو ظاہر کرنے والا ہون کہ کسی شخص کو انکے مقابلے کی تاب نہوگی پس میرے خالص بندونکو کوہ طور پر لیجا تاکہ وہان پناہ گزین ہو جائین حضرت عیسیٰ کوہ طور کے قلعہ مین جو آجکل موجود ہے نزول فرماکر اسباب حرب و سامان رسد مہیا کرنے مین سرگرم ہونگے اس اثنا مین قوم یاجوج و ماجوج سد سکندر کو توڑ کر ٹڈی دلکی طرح چارونطرف پھیل جائینگے سواے مضبوط قلعہ کے کہین اُن سے خلاصی کی صورت نہوگی لوگونکے قتل و غارت کرنے مین بالکل دریغ نہ کرینگے یہ لوگ یافث بن نوح کی اولاد مین سے ہین ان کا ملک انتہاے بلاد شمال بیرون ہفت اقلیم مین ہے اُنکے جانب شمال دریاے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برودت کی وجہ سے اس قدر غلیظ و منجمد ہے کہ جسمین جہاز رانی ناممکن ہے اُنکے شرقی و غربی اطراف مین دیوار کی مانند دو بڑے بلند پہاڑ واقع ہین جنمین آمد و رفت کا رستہ نہین ان دونون پہاڑون کے درمیان ایک گھاٹی تھی جسمین سے یاجوج ماجوج نکلکر ادہر کے لوگونکو لوٹ لیا کرتے تھے کہ جسکو

۱ ابو داؤد و ترمذی ۲ حاکم ۳ ترمذی صفحہ ۳۲-۴۲ اصح المطابع ۴ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۵ معالم التنزیل مین لکھا ہے انکی شر سے لوگ قلعونمین پناہ گزین ہو جائینگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعونمین انکی دسترس نہوگی ۶ بخاری صفحہ ۵۶۱۰ مجتبائی۔

سکندر ذوالقرنین

قوم یاجوج ماجوج کی ہلاکت

سکندر ذوالقرنین نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جسکی بلندی اُن دونون پہاڑونکی چوٹیون تک پہونچی ہے اور مٹائی ۶۰ گز کی ہے بند کردیا ہی۔ پس وہ دن بھر نقب زنی اور توڑنے مین مصروف رہتے ہین مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہی۔ جناب پیغمبر خدا صلعم کے وقت مین اسمین اتنا سوراخ ہوگیا تھا کہ جتنا انگوٹھے[1] اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک اسقدر نہین کہ آدمی نکل سکے۔ جب انکے خروج کا وقت آئیگا تو یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہان سے نکلین گے[2] انکی تعداد اس قدر ہی کہ جب انکی اول جماعت بحیرہ طبریہ[3] مین پہونچیگی تو اوس کو کل پانی پی کر خشک کردے گی بحیرہ طبریہ طبرستان مین ایک مربع چشمہ ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہی اور نہایت گہرا ہے۔ جب پچھلی جماعت وہان پہونچے گی تو کہیگی کہ شاید اسجگہ کبھی پانی ہوگا۔ ظلم قتل غارتگری بردہ دری۔ عذاب دہی اور قید کرنے مین مشغول ہو جائینگے اسی کیفیت سے چلتے ہوے جب ملک شام[4] مین آئین تو کہینگے اب ہم نے زمین والونکو تو نیست و نابود کردیا چلو آسمان والون کا بھی خاتمہ کردین پس آسمان پر تیر پھینکین گے خداوند کریم اپنی قدرت سے اُن کو خون آلودہ کرکے لوٹا دیگا یہ دیکھکر وہ بڑے خوش ہونگے کہ آب تو ہماری سوا کوئی نہین رہا۔ اس فتنہ مین حضرت عیسے علیہ السلام پر علہ کی اس قدر تنگی ہوگی کہ گائے کا کلہ سو[5] سو اشرفی تک ہو جائیگا۔ آخر حضرت عیسے دعا کیلئے کھڑے ہونگے آپ کے اصحاب آپکے پیچھے کھڑے ہوکر آمین کہینگے پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری جسکو عربی مین نغف کہتے ہین نازل کریگا یہ ایک قسم کا دانہ ہی جو بھیر یا بکری کی ناک گردن مین نکلتا ہی اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر مین ہلاک کردیتا ہے پس قوم یاجوج و ماجوج اس مہلک مرض سے ایک ہی رات مین تباہ ہوجائیگی حضرت عیسے اس حال سے آگاہ ہوکر چند آدمیونکو بیرون قلعہ تفتیش حال کیلئے بھیجینگے۔ اور ان سڑی ہوئی لاشون کی بدبو سے لوگونکی زندگی مکدر ہوگی + اس مصیبت کے دفعیہ کی غرض سے حضرت عیسے ہمراہ اپنے ساتھیونکے دست بدعا ہونگے تب خداوند تعالے

---

۲ قولہ تعالے حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ۳ و مسلم صفحہ ۴۰۱۔ انصاری
۴ مسلم صفحہ ۴۰۲ انصاری ۵ مسلم شریف صفحہ ۴۰۱۔ انصاری۔

حضرت عیسیٰؑ کی وفات و خلافت جہجاہ - خسف مشرق و مغرب میں خسف

لمبی لمبی گردن اور جسم والون جانورونکو جنکو عربی مین عنقا کہتے ہین بھیجیگا پس وہ جانور بعضونکو کھا لینگے اور بعضونکو مختلف جزیرون اور دریائے شور مین پھینک دینگے اور انکے خون و زرد آب سے زمین کو پاک کرنے کی غرض سے ایک بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہیگی جس سے کوئی پختہ و خام مکان بڑا خیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نرہیگا۔ اس بارش کیوجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت و باافراط ہوگی۔ یہان تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے و بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا۔ تمام لوگ آرام و آسائش مین ہونگے زندہ لوگ مردونکی آرزو کرینگے۔ روے زمین پر سوا اہل ایمان کے کوئی اور نرہیگا کینہ وحسد لوگون سے اٹھہ جائیگا سب احسان و طاعت و بندگی مین مصروف ہوجائینگے سانپ اور درندے لوگونکو ایذا نہ پہونچاسکینگے۔ قوم یاجوج و ماجوج کی تلوارون کی نیام و کمانین ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام مین آئینگی۔ حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہینگے اس کے بعد باوجود کثرت خیرات و طاعات کی خواہشات نفسانی قدرے قدرے ظہورپذیر ہونے لگیں گی یہ سب واقعات حضرت عیسیٰؑ کے عہد مین ہونگے دنیا مین آپکا قیام چالیس سال تک رہیگا۔ آپکا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی پھر آپ **انتقال فرماکر** حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ مین مدفون ہونگے۔ بعد ازان قبیلہ قحطان مین سے ایک شخص مسمی جہجاہ باشندہ ملک یمن آپکے خلیفہ ہونگے جو نہایت ہی عدل و انصاف کے ساتھہ امور خلافت کو انجام دینگے انکے بعد چند اور بادشاہ ہونگے جن کے عہد سلطنت مین کفر و جہل کی رسوم عام ہوجائیگی۔ اور علم بہت کم ہوجاویگا اسی اثنا مین ایک مکان مشرق مین دوسرا مغرب مین **دہنس جائیگا** جنمین منکرین تقدیر ہلاک ہوجائینگے نیز انھین دنونمین ایک بہت بڑا **دھوان نمودار** ہوکر زمین پر چھاجائیگا جس سے آدمی تنگ آجائینگے مسلمان تو صرف ضعف دماغ و آواز و کدورت حواس و زکام مین مبتلا ہونگے مگر منافقین کفار ایسے بیہوش ہوجائینگے کہ بعض ایکدن بعض دو بعض تین دن مین ہوشیار ہونگے یہ دھوان چالیس روز تک مسلسل رہیگا پھر مطلع

ا؎ مسلم صفحہ ۲، ۴ بہ انصاری ۲؎ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہی ۳؎ کتاب الوقار ابن جوزی و مشکوۃ ۴؎ مسلم شریف ۵؎ بخاری و مسلم شریف ۶؎ صحیح مسلم ۷؎ ابوداؤد اور ترمذی اور یہ صحیح ہے ۸؎ صحیح مسلم۔

صاف ہو جائیگا۔ بعدہٗ ماہ ذی الحجہ مین یوم نحر کے بعد رات اس قدر لمبی ہو جائیگی کہ مسافر تنگدل بچے خواب سے بیدار مویشی چراگاہ کیلئے بیقرار ہو جائینگے۔ یہان تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے نالہ و زاری شروع کر کے توبہ توبہ۔ پکارینگے۔ آخر تین[۱] چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونے کے بعد حالت اضطرابی مین آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کے ساتھ جانب[۲] **مغرب سے طلوع** ہوگا اس وقت تمام لوگ خدای قدوس کی وحدانیت کا اعتراف و اقرار کرلینگے۔ مگر اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا لہذا کسیکی توبہ و ایمان مقبول نہ ہوگا آفتاب مغرب سے بقدر وقت چاشت بلند ہو کر بدستور غروب ہوگا۔ اس کے بعد اپنی معمولی روشنی و نورانیت کے ساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہیگا۔ دوسرے روز لوگ اسی چرچے و تذکرہ مین ہونگے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہی زلزلہ سے پھٹ جائیگا۔ جسمین سے ایک **نادر شکل**[۳] **کا جانور** جسکے خروج کی افواہ قبل ازین دو مرتبہ ملک یمن و نجد مین مشتہر ہو چکی ہوگی برآمد ہوگا۔ بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانورون سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ (۱) چہرے مین آدمی سے (۲) پانون مین اونٹ سے (۳) گردن مین گھوڑے سے (۴) دم مین بیل سے (۵) سرین مین ہرن سے (۶) سینگون مین بارہ سنگھے سے (۷) ہاتھون مین بندر سے اور نہایت فصیح اللسان ہوگا اس کے ایک ہاتھ مین حضرت موسے علیہ السلام کا عصا اور دوسرے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی۔ تمام شہرون مین ایسی سرعت و تیزی کے ساتھ دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کرسکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پاسکے گا ہر شخص پر نشان لگاتا جائیگا اگر وہ صاحب ایمان ہی تو حضرت موسٰے کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جس کی وجہ سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائیگا۔ اگر صاحب ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمان کی انگشتری سے اس کی ناک یا گردن پر سیاہ مہر لگائیگا جس کے سبب سے اوس کا تمام چہرہ بے رونق ہو جائیگا یہان تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہو جائین تو ہر ایک کے کفر و ایمان مین بخوبی امتیاز

---

[۱] تفسیر کمالین [۲] چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی۔ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ۔ یہان مراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہی جیسا کہ صحیحین مین آیا ہی۔ [۳] جیسا کہ سورۂ نمل مین ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۝

ہو سکیگا اس جانور کا نام دابۃ الارض ہی جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائیگا آفتاب کے مغرب سے طلوع[4]
اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایک سو بیس[11] سال کا عرصہ ہوگا۔ دابۃ الارض کے غائب ہونے
کے بعد **جنوب کی طرف سے** ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلیگی جس کے سبب سے ہر صاحب ایمان کی بغل
مین ایک درد پیدا ہوگا جس کے باعث افضل فاضل سے۔ فاضل ناقص سے اور ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب
مرنے شروع ہو جائینگے قرب قیامت کے وقت حیوانات۔ جمادات۔ چابک اور تسمہ پا وغیرہ کثرت
کے ساتھ گویا ہونگے۔ جو گھر والے احوال اور دیگر امور سے خبر دینگے۔
جب تمام اہل ایمان اس جہان سے کوچ کر جائین تو اہل حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک مین انکی سلطنت
پھیل جائیگی خانہ کعبہ کو ڈھا دینگے حج موقوف ہو جائیگا۔ قرآن شریف دلون۔ زبانون اور کاغذون
سے اٹھا لیا جائیگا۔ خداترسی حق شناسی خوف آخرت۔ لوگون کے دلون سے معدوم ہو جائیگا
شرم وحیا جاتی رہیگی۔ برسر راہ گدہون اور کتون کی طرح سے زنا کرینگے۔ حکام کا ظلم وجہل اور رعایا کی
ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھجائیگی پس دیہات ویران ہو جائینگے۔ بڑے بڑے
قصبے گاؤن کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبون کے مانند ہو جائینگے۔ قحط وبا اور غارتگری کی
آفتین پے درپے نازل ہونے لگین گی۔ جماع زیادہ ہوگا۔ اولاد کم۔ رجانیت الی الحق لوگون سے اٹھ
جائیگی جہالت اس قدر بڑھجائیگی کہ کوئی لفظ اللہ تک کہنے والا نہ رہیگا۔ اسی اثنا مین ملک شام مین
امن وارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتون سے تنگ آکر مع عیال و
اطفال کے ملک شام کی طرف چلنے شروع ہو جائینگے کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی **آگ**
جنوب کی طرف سے نمودار ہو کر لوگون کو ہنکانے لگیگی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگینگے آگ ان کا
تعاقب کریگی۔ جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑجائین تو آگ بھی ٹھہر جائیگی جب دھوپ تیز
نکل آئے تو آگ پھر انکا پیچھا کریگی جب شام ہو جاتو ٹھہر جائیگی اور آدمی بھی آرام لینگے صبح

۱ ترمذی ۲ صحیح بخاری ومسلم شریف ۳ صحیح بخاری ۴ مسلم ۵ صحیح بخاری ومسلم شریف ۶ صحیح مسلم وترمذی
۷ صحیح بخاری ومسلم ۸ صحیح بخاری۔

جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا

آگ کا سمت جنوب سے نمودار ہونا

نفخ صور

ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کریگی اور آدمی اُس سے بھاگینگے اس طرح کرتی کرتی ملک شام تک پہنچا دیگی اسکے بعد آگ ہو گم نائب ہو جائیگی بعد ازان کچھ لوگ حب وطن اصلی کیوجہ سے اپنے اپنے ملکونکی طرف روانہ ہونگے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی ملک شام مین رہیگی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہین اس کے بعد قیام قیامت کی اول علامت یہ ہے کہ لوگ یتین چالیس برس تک غفلت مین پڑے رہینگے اور دنیاوی نعمتین۔ اموال اور شہوت رانیان بکثرت ہو جائینگی کہ جمعہ کے دن جو یوم عاشورہ[1] بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کامون مین مشغول ہو جائینگے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیونکو سنائی دیگی یہی نفخ صور ہوگا تمام اطراف کے لوگ اسکے سننے مین یکسان ہونگے اور حیران ہونگے کہ یہ آواز کیسی ہے کہان سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت و بلند ہوتی جائیگی۔ آدمیون مین اسکی وجہ سے بڑی بے چینی و بے قراری پھیل جائیگی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو خوف و ہیبت کی وجہ سے مرنے شروع ہو جائین گے زمین مین زلزلہ[2] آئیگا جس کے ڈر سے لوگ گھرونکو چھوڑ کر میدانون مین بھاگینگے اور وحشی[3] جانور خائف ہوکر لوگونکی طرف میل کرینگے زمین جا بجا شق[4] ہو جائیگی سمندر ابل کر قرب[5] و جوار کے مواضعات پر چڑھ جائینگے آگ بجھ جائیگی۔ نہایت محکم و بلند پہاڑ[6] ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کے موافق اُڑینگے۔ گرد و غبار کے اٹھنے اور آندھیون کے آنے کے سبب جہان تیرہ و تار ہو جائیگا۔ وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائیگی یہان تک کہ اوس کے نہایت سخت و ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائینگے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ جب تمام آدمی مر جائین تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لیے متوجہ ہونگے یہ ملعون چارون طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملائکہ گرزہاے آتشین سے مار مار کر لوٹا دینگے اور اُس کی روح قبض کر لینگے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گذری ہین اُس پر تنہا گذرینگی نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھنکنے کے بعد نہ آسمان رہیگا نہ زمین نہ ستارے نہ پہاڑ

ابلیس کی موت کا بیان

[1] صحیح مسلم۔ [2] جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا [3] قرآن میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی جانور آدمیوں کے ساتھ اکھٹے کیے جائیں گے شاہ رفیع الدین [4] قولہ تعالی وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ۱۲ [5] قولہ تعالی وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ یعنی جب دریا بہ چلیں شاہ عبدالقادر [6] قولہ تعالی وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ

نہ سمندر نہ اور کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جاینگے فرشتہ بھی مرجائینگے مگر کہتے ہین کہ آٹھہ
چیزین فنا سے مستثنے ہین اول عرش دوم کرسی - سوم لوح - چہارم قلم پنجم بہشت ششم صور ہفتم
دوزخ - ہشتم ارواح - لیکن ارواحونکو بھی بیخودی و بیہوشی لاحق ہو جائیگی بعضون کا قول ہی کہ یہ آٹھہ
چیزین بھی تھوڑی دیر کیلئے معدوم ہو جائینگی - حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالی کوئی اور چیز
باقی نرہے تو خداوند رب العزت فرمائیگا - کہان ہین بادشاہ ان ومدعیان سلطنت کس[1] کے لئے
آج کی سلطنت ہی - پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا - خدائے یکتا و قہار کے لئے ہے پس ایک وقت
تک صرف ذات واحد ہی رہیگی - پھر ایک مدت کے بعد کہ جسکی مقدار سوائے اُس کے اور کوئی نہین جانتا
از سر نو سلسلہ پیدائیش کی بنیاد قایم کرے گا - آسمان زمین اور فرشتون کو پیدا کر دے گا -
زمین کی ہیئت اُس وقت ایسی ہوگی کہ اس مین عمارتون - درختون - پہاڑون اور سمندرون وغیرہ کا
نشان نہ ہوگا اسکے بعد جس جس مقام سے لوگونکو زندہ کرنا منظور ہوگا تو اُسی جگہ پہلے اُن کی
ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھہ دیا جائیگا اور اُنکے دیگر اجزائے جسمانی کو اس ہڈی کے متصل رکھدینگے
ریڑھ کی ہڈی اُس ہڈی کو کہتے ہین جس سے تمام جسم کی ہڈیونکی پیدائیش شروع ہوتی ہی - ترتیب اجزا
کے بعد ان اجزائے مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا کی
جائیگی قالب جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحون کو صور مین داخل کر کے حضرت اسرافیل
کو حکم ہوگا کہ انکو پوری طاقت سے پھونکین اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائیگا قسم ہے میرے عزو جلال
کی کوئی روح اپنے قالب سے خطا نکریگی پس روحین اپنے اپنے جسمون مین اس طرح آجائینگی
جیسے گھونسلون مین پرندے - صور اسرافیل[2] مین تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہین جنمین سے
روحین پھونکنے پر مور و ملخ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبون مین داخل ہو جائینگی اور ہمیشہ
ہمیشہ کیلئے ان کا رابطہ جسمون سے قایم ہو جائیگا - اور سب کے سب زندہ ہو جائینگے - اسکے
بعد صور پھر پھونکا جائیگا جس کے وجہ سے زمین پھٹکر تمام لوگ برآمد ہونگے اور گرتے پڑتے

[1] لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ [2] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۴۰۷ مطبوعہ انصاری -

احوال مقام حشر و گرمی آفتاب

آواز صور کی جا بجا دوڑینگی یہ صور بیت المقدس کے اُس مقام پر جہان صخرہ معلق ہے پھونکا جائیگا - نفخ ارسال ارواح الی الابدان ہین اور اُس نفخ ثانی مین چالیس[1] برس کا عرصہ ہوگا قبر و نمین سے آدمی اُسی شکل مین[2] پیدا ہونگے جیسے کہ بطن مادر سے یعنی برہنہ تن[3] بے ختنہ بے ریش ہونگے - مگر صرف سر و نپر بال اور مُنہ مین دانت ہونگے تمام خورد و کلان گونگے بہرے - لنگڑے اور ناتوان سلیم الاعضا پیدا ہونگے - سب سے پہلے زمین مین[4] سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھینگے آپکے بعد حضرت علیسے پھر جگہ جگہ سے انبیا صدیقین - شہدا صالحین اُٹھینگے - بعد ازان عام مومنین پھر فاسقین - پھر کفار تھوڑی تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہونگے - حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ[5] آنحضرت صلعم اور حضرت علیسےؑ کے درمیان ہونگے - حضور سرور کائنات صلعم کی اُمت آپکے پاس اور دیگر اُمتین اپنے اپنے پیغمبرون کے پاس مجتمع ہوجائینگی - شدت ہول و خوف کے سبب تمام کی آنکھین آسمان کی جانب ہونگی - کوئی شخص کسیکی شرمگاہ[6] پر نظر نہین ڈال سکیگا - اگر ڈالے بھی تو وہ بچونکی طرح دواعی شہوت سے خالی ہوگا - جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوجائین تو آفتاب اس قدر نزدیک کردیا جائیگا کہ کہین گے کوئی ایک میل[7] کے فاصلے پر ہے آسمان کی طرف سے چمکنے والی بجلیان اور خوفناک آوازین سنائی دینگی - آفتابکی گرمی کی وجہ سے تمام کے بدنون سے پسینہ جاری ہوجائے گا - پیغمبرون اور نیک بخت مومنون کے تو صرف تلوے تر ہونگے - عام مومنین کے ٹخنے پنڈلی گھٹنے - زانو کمر - سینہ اور گردن تک حسب اعمال پسینہ چڑھ جائے گا - کفار مُنہ اور کانو تک پسینہ مین غرق ہوجائینگے - اور اس سے اُنکو سخت تکلیف ہوگی بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہوکر خاک پھانکنے لگین گے - اور پیاس بجھانیکی غرض سے حوض کوثر کی طرف جاینگے دیگر انبیا علیہم السلام کو بھی حوض عطا کئے جائینگے مگر وہ لطافت و وسعت مین حوض کوثر سے بہت کم ہونگے - گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترسناک و ہولناک امور پیش آئینگے ایکہزار سال کی مقدار

---

[1] صحیح بخاری [2] قولہ تعالی کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسا کہ ہم نے (اُس خلقت) کو اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسیطرح) دوبارہ بھی پیدا کرینگے [3] صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [4] صحیح مسلم [5] ترمذی [6] صحیح بخاری و صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری - [7] صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ انصاری -

تک لوگ انھین تکالیف و مصائب مین مبتلا رہینگے اور سات گروہوں کو جن کا ذکر آگے آئیگا سایہ مین جگہ دیجائیگی۔ تمام روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ سایہ والے گروہ چالیس فرقون پر مشتمل ہونگے پس آخر لوگ لاچار ہو کر شفاعت ١ه کی غرض سے حضرت آدم کے پاس جا کر عرض کرینگے کہ یا ابو البشر تمھی وہ شخص ہو جن کو خداوند نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتون سے سجدہ کرایا جنت مین سکونت عطا فرمائی اور تمام اشیا کے نام سکھائی پس آج آپ ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہم کو خداوند کریم ان مصائب سے نجات دی آپ ارشاد فرمائینگے کہ خداوند رب العزت آج اس قدر بر سر غضب ہے کہ نہ ایسا کبھی تھا اور نہ آیندہ ہوگا۔ چونکہ مجھسے ایک لغزش ٢ه سرزد ہوئی ہی وہ یہ کہ باوجود ممانعت مین نے گیہون کا دانہ کھالیا تھا پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہون مجھمین شفاعت کرنے کی طاقت نہین ہی مگر حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ اول پیغمبر ہین جن کو خدا نے لوگونکی ہدایت کے لئے بھیجا پس لوگ آپکے پاس آئینگے اور کہین گے کہ اے نوح آپ ہی وہ پیغمبر ہین جو سب سے پہلے آدمیونکی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اور آپ کو بندہ شکر گذار ٣ه کا لقب عطا فرمایا ہماری حالت زار کو دیکھکر ہماری شفاعت کیجیے آپ فرمائینگے کہ آج خداوند کریم ایسا بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور مجھسے ایک لغزش ٤ه ہوئی ہے وہ یہ کہ مین نے ادب کا لحاظ نہ کرکے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ الٰہی مین اسکی نجات کا سوال کیا تھا پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہون میرا منہ نہین کہ شفاعت کر سکون۔ مگر ہان حضرت ابراہیم ع کے پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے اُن کو اپنا خلیل ٥ه فرمایا ہی پس لوگ آپکے پاس آئینگے اور کہین گے کہ خداوند نے آپکو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہی اور آگ کو آپکے واسطے برد و سلام ٦ه کردیا امام پیغمبران بنایا پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے رہائی ہو آپ فرمائینگے آج خدائے قدوس اس قدر بر سر غضب

١ه یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہی ٢ه قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا الآیہ ٣ه قولہ تعالیٰ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ط ٤ه وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ سورہ ہود ٥ه قولہ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا سورہ نسا ٦ه قولہ تعالیٰ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔ سورہ انبیا۔

ہرگز نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہوگا۔ مجھسے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہی کہ جسمین جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہے پس اوس کے مواخذہ سے ڈرتا ہون اس لئے مجھ مین شفاعت کرنے کی قوت نہین ہی یہ بات معلوم کرنیکے قابل ہی کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسب ذیل تین موقعونپر ایسا کلام سرزد ہوا ہی جس مین جھوٹ کا وہم ہو سکتا ہی اول یہ کہ ایک مرتبہ آپکی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتون کے سامنے رکھدئے پھر بتخانہ کے دروازون کو بند کر کے عید منانے کیلئے نہایت کروفر کے ساتھہ میدان مین گئے حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھہ چلئے آپ نے ستارونکی طرف دیکھکر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہی۔ یہ اول کلام ہے جس مین ایہام کذب ہو سکتا ہی دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور مین چلی گئی تو آپ تبر ہاتھہ مین لیکر بتخانہ مین قفل کھولکر داخل ہوئے اور بتون سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتین کیون نہین کھاتے جب اُنھون نے جب اُنھون نے کچھہ جواب نہین دیا تو پھر فرمانے لگے کہ مجھ سے کیون نہین بولتے۔ جب اس پر بھی وہ خاموش رہی تو آپ نے تمام کو توڑ ڈالا۔ مگر بڑے بت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اس کے کاندھے پر رکھدیا اور دروازے کو بدستور مقفل کر کے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھکر آگ بگولا ہو گئے اور اُس فعل کے مرتکب کے تجسس مین ہوئے انمین سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان مسمّی ابراہیم کو بتونکی مذمت کرتے ہوئے سنا ہی یہ کام اسکا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیمؑ کو بلا کر پوچھا گیا یہ کام تو ہی نے کیا ہی۔ آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بڑے بُت نے کیا ہی۔ دیکھو تبر کو کاندھے پر دھر رکھا ہی اور غصے مین آکر بیچارونکو توڑ ڈالا ہی۔ پس تم لوگ انھین شکستہ اور مجروح بتون سے پوچھو تا کہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کر دین یہ ...

ف۱ قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۱۲ ف۲ قولہ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ سورۃ الصفت ف۳ قولہ تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ سورۃ انبیاء ف۴ قولہ تعالیٰ قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ سورۃ انبیاء ف۵ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء ف۶ قولہ تعالیٰ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ سورۃ انبیاء ف۷ قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ سورۃ انبیاء ف۸ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ سورۃ انبیاء

دوسرا ایہام کذب ہے۔
سوم یہ کہ جب [سلہ] حضرت ابراہیمؑ اپنے شہر کو چھوڑکر بحران مین چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہان چچازاد بہن سارہ سے شادی کر لی اور پھر یہان سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہو کر اونکو اپنے ساتھ لیکر **مصر کی طرف ہجرت** کی اس وقت مصر مین ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوبصورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اوس کو قتل کر دیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اوس کو کچھ دے دلا کر راضی کر لیتا تھا جب حضرت ابراہیمؑ وہان پہونچے تو اس ماجرے کو سنکر حیران ہوگئے اتنے مین اس ظالم بادشاہ کے سپاہیون نے آکر پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہے۔ آپنے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یہ اسلئے فرمایا کہ سارہ آپکی چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے کہ انما المومنون اخوۃ آپس مین دینی بھائی بہن ہوتے تھے اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ اگر تم سے کوئی پوچھے تو کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ تیسرا ایہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ جب اُس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہؓ کو لیگئے تو حضرت ابراہیم نماز مین مشغول ہوئے۔ خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن تمام پردون اور دیوارون کو جو درمیان مین حائل تھین اُٹھا دیا۔ یہان تک کہ ایک لحظہ بھی حضرت سارہؓ آپکی نظر سے غائب ہوئین۔ سپاہیون نے حضرت سارہؓ کو اس ظالم کے مکان مین لیجا کر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپکے پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اُس کے اعضا شل ہو کر بیہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی اور تائب ہو کر حضرت سارہؓ سے طالب دعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو۔
پس آپکی دعا سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخرکار اُس نے سپاہیونکو بلا کر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے اسکو فوراً یہان سے لیجاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہونچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کر کے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہین سکونت اختیار کی یہان تک حضرت ابراہیم کے ایہام کذب کا قصہ تمام ہوا آمدم برسر مطلب۔ حضرت ابراہیمؑ

ہجرت ابراہیم مصر مین۔

[سلہ] یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری ومسلم شریف میں موجود ہے۔

لوگون سے فرمائینگے کہ حضرت موسٰے کے پاس جاؤ کیونکہ خداوند کریم نے اون کو اپنا کلیم بنایا
ہے پس لوگ آپکی طرف آئینگے اور کہینگے اے موسٰے آپ ہی وہ شخص ہین جنسے بغیر کسی واسطہ خداوند
نے گفتگو کی اور توریت اپنی دست قدرت سے لکھکر دی ہماری شفاعت کیجئے آپ جواب دینگے اللہ تعالیٰ
آج اس قدر بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا میری ہاتھ سے ایک قبطی شخص[51] بغیر اوسکی
اجازت مقتول ہو چکا ہے اُسکے مواخذہ سے ڈرتا ہون اس لئے مجھہ مین شفاعت کرنیکی
قدرت نہین ہی ہان حضرت عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ پس وہ حضرت عیسٰے کے پاس آکر کہینگے اے
عیسٰے خدانے آپکو روح اور اپنا کلمہ کہا۔ جبرئیل کو آپکا رفیق بنایا آیات بینات عطا کین آج ہماری شفاعت
کیجئے تاکہ خداوند تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائینگے خداوند آجکے دن اس قدر بر سر غضب ہے
کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ چونکہ میری اُمت نے کبھی تو مجکو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال
کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا پس مین ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہون تاب شفاعت
نہین رکھتا۔ البتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس
آکر کہین گے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ محبوب خدا ہین خدانے آپکو اگلے پچھلے[52] تمام گناہون
کی معافی کی خوشخبری دی ہے۔ پس اگر دیگر لوگونکو خدا کی طرف سے ایکقسم کے عتاب کا خوف ہو تو ہو بھی
مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہین آپ خاتم النبیین[53] ہین اگر آپ بھی ہم کو نفی مین جواب دین
تو ہم کس کے پاس جائین آپ ہمارے لئے درگاہ الٰہی مین شفاعت کیجئے تاکہ ہم کو ان مصیبتون سے رہائی ہو۔ آپ ارشاد
فرمائین گے کہ ہان مجھہ ہی کو خدانے اس لایق بنایا ہے۔ تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس
آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہونگے۔ حق تعالیٰ اُس روز جبرئیل کو براق دیکر تمام لوگونکی تسکین
بھیجیگا آنحضرت صلعم اس پر سوار ہوکر آسمان کی طرف روانہ ہونگے آدمیونکو آسمان پر ایک نہایت

۵۱ قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ الی
ان قال فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ الآیۃ ۵۲ قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
سورہ فتح ۵۳ قولہ تعالیٰ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا سورہ احزاب۔

نورانی وکشادہ مکان دکھائی دے گا جسمین حضور داخل ہوجائینگے اس مکان کا نام[۱] مقام محمود ہے
پس جب تمام لوگ اس مکان مین آپکو داخل ہوتے ہوئے دیکھہ لینگے تو آپکی تعریف و توصیف کرنے لگینگے
حضور کو یہان سے عرش معلے پر تجلی الہی نظر آئیگی جسکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک مسلسل سر
بسجود رہینگے - تب ارشاد الہی ہوگا کہ اے محمد سر اٹھاؤ جو کہوگے سنونگا جو مانگوگے دونگا
اگر شفاعت کروگے قبول کرونگا پس حضور اپنے سر مبارک کو اٹھاکر خدائے قدوس کی اس قدر حمد و ثنا
بیان کرینگے کہ اولین و آخرین مین سے کسی نے نہ کی ہوگی باوجود اس کے آپ فرمائینگے کہ مین کماحقہ حمد و ثنا ادا نہ
کرسکا اس کے بعد آپ ارشاد فرمائینگے ای خدا تو نے بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جو تو
چاہے گا سو دونگا - پس مین اس عہد کا ایفا چاہتا ہون - حق تعالی جواباً ارشاد فرمائیگا جبرئیل نے جو پیغام تجھکو
پہونچایا تھا وہ بالکل بجا و درست تھا آج بیشک مین تجھکو خوش کرونگا اور تیری شفاعت قبول کرونگا -
زمین کی طرف جاؤ - مین بھی زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہون بندون کا حساب لیکر ہر ایک کو
حسب اعمال جزا دونگا - پس حضور سرور کائینات زمین پر واپس تشریف لے آئینگے لوگ آپ سے
دریافت کرینگے کہ خداوند نے ہمارے حق نے کیا ارشاد فرمایا - آپ جواب دینگے خدائے قدوس زمین
پر جلوہ افروز ہونے والا ہی[۲] - ہر ایک کو حسب اعمال جزا دیگا - اسی اثنا مین ایک بہت
بڑا نور نہایت ہولناک آواز کے ساتھہ آسمان سے زمین پر اترے گا - قریب آنے پر فرشتون
کی تسبیح و تہلیل کی آوازین سنائی دینگی لوگ ان سے پوچھینگے کہ ہمارا پروردگار اسی نور
مین ہے - فرشتے جواب مین کہینگے خداوند کریم کی شان اس سے کہین برتر ہے ہم تو
آسمان دنیا کے فرشتے ہین - اور اترکر زمین کے دورترین کنارونپر صف بستہ ہوجائینگے
بعدازان اس سے کہین زیادہ نور معہ ہولناک و خوفناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا نزدیک
پہونچنے پر لوگ پھر پوچھینگے کیا تجلیات الہی اسی نور مین ہین فرشتے جواب دینگے کہ خدائے قدوس

---

[۱] قولہ تعالی وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا سورۂ بنی اسرائیل ۵۲ قولہ
[۲] تعالی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا - وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى
اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہونگے اور اس دن جہنم سبکے روبرو لاحاضر کی جائیگی
اس دن انسان چیتے گا مگر اسوقت اسکے چیتنے سے کیا فائدہ۔

تجلیات الٰہی کا نزول

اس سے کہیں برتر ہے ہم تو دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب صف بستہ ہو جائینگے اس طرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیادہ عظمت و جلال کے ساتھ یکے بعد دیگرے اُتر کر سابق فرشتوں کے قریب قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائیں گے اسکے بعد عرش معلے کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ ہو جائینگے۔ پھر حضرت اسرافیلؑ کو صور کے پھونکنے کا حکم ہوگا۔ جسکی آواز سنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے۔ مگر صرف حضرت موسٰےؑ جو تجلیات الٰہی کو کوہ طور پر دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے۔ پس حق تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما ہو کر نزول فرمائیگا اس عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوئے ہونگے۔ اسکے اگلے حصے کو اس مقام پر جہاں آجکل بیت المقدس میں صخرہ معلق ہے رکھدینگے۔ اس عرش کے زیر سایہ بموجب حدیث حسب ذیل سات گروہونکو جگہ دیجائیگی (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دلی لگاؤ رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت و تنہائی میں شوق و خوف الٰہی کی وجہ سے تضرع و زاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اسکے کوئی نجانے (۷) وہ شخص جس کو زن حسینہ و جمیلہ و صاحبۂ ثروت بغرض فعل بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کی وجہ سے باز رہے۔ بعض روایتوں میں انکے علاوہ کچھ اور گروہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہونپر نہایت سخت گرمی و تیزی آفتاب کی حالت میں ہوگا جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہوگی۔ اس کے بعد پھر اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں آجائیں گے اور عالم غیب و شہود کے درمیان جو پردے آجتک حائل تھے اُٹھ جائینگے۔ اور فرشتے جن اعمال۔ اقوال

۵۱ قولہ تعالیٰ۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ سورۂ زمر۔ ترجمہ اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائینگے مگر وہ جسکو خدا چاہے کہ بیہوش نہو ۵۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم

۵۳ قولہ تعالیٰ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۵۴ صحیح بخاری و مسلم ۵۵ صحیح مسلم۔

۵۶ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۔

بہشت۔ دوزخ۔ عرش۔ تجلیات الٰہی وغیرہ سب کو لوگ دیکھ لینگے سب سے پہلے[۵۱] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہوش میں آئینگے۔ بعد اس کے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہو جائینگے اسوقت
چاند سورج کی روشنی بیکار ہو جائیگی۔ آسمان و زمین[۵۲] خدا کے نور سے روشن ہونگے اول جو حکم خداوند کی
طرف سے بندوں پر صادر ہوگا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کر دیے جائینگے اسکے بعد یہ ارشاد
ہوگا کہ اے بندوں عہد آدم سے لیکر اختتام دنیا تک جو بھلی بری باتیں تم کرتے تھے میں
سنتا تھا اور فرشتے اُن کو لکھتے تھے۔ پس آج تمپر[۵۳] کسی قسم کا جور و ظلم نہوگا۔ بلکہ تمہارے اعمال تمکو
دکھا کر جزا و سزا دیجائیگی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اُسکو چاہیے کہ خدا کا شکر ادا کرے
جو اپنے اعمال کو بُری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے اسکے بعد **جنت[۵۴] و**
دوزخ[۵۵] کے حاضر کرنیکا حکم ہوگا تاکہ لوگ اُنکی حقیقت کا معائنہ کرلیں اور جان لیں۔ پس
جنت کو تجلیات الٰہی سے نہایت آراستہ و پیراستہ کر کے حاضر کر دیا جائیگا اور دوزخ بھی اس
حالت میں کہ اسمیں سے آگ[۵۶] کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلونکی مقدار میں اونٹوں کی قطار
کے مانند پے در پے[۵۷] اُٹھتی ہونگی اور نہایت مہیب آوازوں کے ساتھ خدا کی تسبیح۔ جن و انس اور
بتونکو اپنے لیے بطور غذا طلب کرتی ہوئی جن کو لوگ سنکر لرز جائیں گے اور ڈر کے مارے زانو کے
بل گر پڑینگے حاضر کر دیے جائینگے۔ اس دن اگر کوئی شخص ستر پیغمبروں کے اعمال کے
موافق بھی عمل رکھتا ہو تو یہ کہیگا کہ آج کیلئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و بدبو اسقدر
ہوگی کہ ۷۰ سال کی مسافت تک پہونچتی ہوگی۔ اس[۵۸] وقت حکم ہوگا کہ دوزخیوں میں سے ایک
ایسے شخص کو جس کے برابر دنیا میں کسی نے آسائش و راحت زندگی نہ اُٹھائی ہو اور ایک ایسے
جنتی کو جس کے برابر تکالیف و مصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو جب

---

۵۱ صحیح بخاری ومسلم شریف ۵۲ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ ترجمہ زمین خدا کے نور سے روشن ہو جائیگی۔ ۵۳ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ترجمہ اونکے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا کسی پر ظلم نہیں کیا جائیگا ۵۴ قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۵۵ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۵۶ قولہ تعالیٰ اِنَّهَا لَظٰی نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی سورہ معارج ۵۷ قولہ تعالیٰ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ۔ ۵۸ صحیح مسلم۔

حضرت نوحؑ سے طلب شہادت

کتنی محنت و کوشش کی۔ علانیہ[۵۱] و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کسقدر کوشش و جانفشانی کی۔ کھلی دلیلوں اور معجزوں سے اُنکو ثابت کیا۔ کیا تمھیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تم سے اس طرح کہا تھا اور تم نے ایسا جواب دیا تھا اسیطرح اپنی تبلیغ اور انکے انکار کے دیگر خصائص یاد دلائینگے۔ مگر وہ صاف مُکر جائینگے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں ورنہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سنا۔ اسپر خداوند کریم ارشاد فرمائیگا کہ اے **نوحؑ اپنی تبلیغ و رسالت** کے گواہ پیش کر۔ آپ عرض کرینگے میرے گواہ اُمتیان[۵۲] حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس امت کے علما۔ صدیقین اور شہدا حاضر کردئے جائینگے۔ وہ عرض کرینگے۔ ہاں ہم انکے گواہ ہیں بیشک تونے انکو رسول بناکر تبلیغ احکام کیلئے اِس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا۔ فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ۔ الخ۔ اُمت نوح کے کافر کہینگے۔ کہ نہ تو تم ہمارے زمانے میں تھے نہ تم نے ہماری حالت دیکھی۔ نہ ہماری گفتگو سنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیونکر قابل سماعت ہوسکتی ہے۔ اسپر حضور اکرم صلی اللہ[۵۳] علیہ وسلم ارشاد فرمائینگے کہ جوکچھ میری امت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے۔ کیونکہ اُنکو اس حقیقت حال کا ثبوت دنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے۔ پہونچا ہے۔ تب جاکر یہ کافر ساکت ہوکر ملزم قرار پائیں گے انکے بعد اسیطرح حضرت ہودؑ۔ حضرت صالحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت شعیبؑ۔ حضرت موسےٰؑ حضرت عیسےٰؑ وغیرہ وغیرہ علیہم السلام کی اُمتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کرکے بالآخر قائل ہوجائیں گی اور ملزم قرار پائیں گی۔ اس کے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہیں گی کہ اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطاوار و گنہ گار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو انکی گردنوں پر رکھ اور ہم کو دنیا میں[۵۴] واپس بھیجدے تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کرکے نیک عمل کریں۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو

---

۵۱ قولہ تعالیٰ۔ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَارًا سورہ نوح۔ ۵۲ قولہ تعالیٰ لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا ۵۳ ۵۴ قولہ تعالیٰ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ۔ سورہ فاطر

حضرت آدمؑ و تقسیم قوم

جو کچھ سمجھانے کا حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت[1] دراز تک فرصت دی تھی اب دنیا میں واپس جانا ناممکن ہے پس انکے جو کچھ نیک اعمال ہونگے وہ نیست[2] و نابود کردئے جائینگے اور اعمال بد کو برقرار رکھا جائیگا کیونکہ انھوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کیلئے کیے تھے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔ ماسوا ان کے جو کچھ اعمال انھوں نے خدا کے لیے کیے تھے اُن کا بسبب جہالتِ معرفت و مخالفت احکام الٰہی دنیا ہی میں صلہ دیدیا گیا اسلئے آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے۔ پس حضرت آدمؑ کو حکم ہوگا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا گروہ علیحدہ کردو۔ آپ عرض کرینگے۔ کس حساب سے۔ ارشاد باری ہوگا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت کیلئے اور نو سو ننانوے دوزخ کے واسطے۔ اسوقت لوگوں میں اسقدر ہلچل ہوگی کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر حکم ہوگا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جاکر طالب جزا ہو پس جسوقت وہ اپنے اپنے معبودوں[3] کی جستجو میں ہوں۔ تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین جو بتوں سے تعلق رکھکر بت پرستی و سرکشی کے باعث بنے تھے اور خواب و بیداری میں نئے نئے کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائینگے۔ اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسےٰؑ و ملائکہ و دیگر انبیا و اولیا[4] کو پوجتی تھیں۔ چونکہ یہ صالحین انکے اعمال بد سے بیزار تھے اور درحقیقت انکی گمراہی کے باعث بھی شیاطین ہی تھے لہذا وہی شیاطین اُنکے سامنے آجائینگے پس جو فرشتے اس انتظام پر مامور ہونگے وہ اُن سے دریافت کرینگے۔ آیا تمہارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پورے یقین کے ساتھ بوجہ اس نسبت معنوی کے جو اُن کو بتوں کے ساتھ تھی کہیں گے درحقیقت ہمارے معبود یہی ہیں تو ملائکہ اُن سے کہینگے کہ انھیں کے ساتھ چلے جاؤ تاکہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا تک پہونچا دیں۔ پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے معبودوں سے پانی طلب کرینگے اس پر اُن کیلئے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہوجائیگا

مشرکین و اپنے معبودوں سے طلب جزا کرنا

ف[1] قولہ تعالیٰ۔ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ۔ سورۂ فاطر۔ کیا دنیا میں ہم نے تمکو اسقدر عمر نہیں دی تہی کہ سچائی کا طالب سچائی کو بخوبی معلوم کرسکتا اور حالانکہ سمجھانیوالا پیغمبر بھی تمہارے پاس آگیا تہا (پس اب یہ لیت و لعل کیسی)

ف[2] يَحْبَطُ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ف[3] صحیح بخاری و صحیح مسلم ف[4] قولہ تعالیٰ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝